اِنَّ الْحُسَیْنَ مِصْبَاحُ الْهُدٰی وَسَفِیْنَۃُ النَّجَاۃِ (حدیث)

درسِ کربلا

خطاب

قائدِ ملّتِ جعفریہ نمائندہ ولی فقیہ

حجت الاسلام والمسلمین علامہ سیّد ساجد علی نقوی مدظلہ العالی

جعفریہ کونسل، ضلع اسلام آباد

نام کتاب: درس کربلا

از افادات عالیہ: قائد ملت جعفریہ حجت الاسلام والمسلمین
علامہ سید ساجد علی نقوی مدظلہ العالی

اشاعت اوّل: ۱۸ اگست ۱۹۹۰ء

تعداد: دو ہزار

کتابت: خان زمان علوی

قیمت: ۲ روپے

ناشر: شعبہ نشرو اشاعت
جعفریہ کونسل، ضلع اسلام آباد

طابع: ایس ٹی پرنٹرز، گوالمنڈی، راولپنڈی

ملنے کا پتہ:
- ضلعی دفتر جعفریہ کونسل
شاپ نمبر ۴ - میجر پلازا۔ امامبادگاہ مارکیٹ
جی ۹/۲ اسلام آباد
- ۱۵۶۷ - جی ٹن ون، اسلام آباد
- دفتر جعفریہ کونسل - یونٹ بری امام
نور پور شاہاں، اسلام آباد

اپنی بات

مومنین کرام !

نہایت افسوس کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے کہ امسال محرم ۱۴۱۱ھ صبح عاشور ۴ بجے واہ کینٹ ضلع راولپنڈی کے ماتمی جلوس پر یزیدی ذریّت کی طرف سے فائرنگ ہوئی جس کے نتیجے میں مظلوم کربلاؑ کے چار عزادار شدید زخمی ہوئے جو تاحال ہسپتال میں ہیں

ہم اس واقعہ پر مومنین ضلع اسلام آباد کی طرف سے دلی دکھ کا اظہار کرتے ہیں اور ان مجاہدین کو سلام پیش کرتے ہیں اور اس واقعہ میں ملوث افراد کی پرزور مذمت کرتے ہوئے حکومت سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ اس واقعہ میں ملوث تمام افراد کو خواہ وہ کتنے ہی بااثر کیوں نہ ہوں انہیں اپنے انجام بد تک پہنچایا جائے۔

زیرنظر رسالہ قائد ملت جعفریہ پاکستان کا خطاب ہے جو انہوں نے مورخہ ۵ اگست ۱۹۹۰ء کو ان زخمی عزاداروں کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے اور مسجد امامیہ واہ کینٹ میں فرمایا۔ جعفریہ کونسل نے اس تقریر کو بغیر کسی قطع و برید کے کتابی شکل میں محفوظ کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ آپ اس کو اسی انداز سے مطالعہ فرمائیں گے۔ اگر کہیں ترتیب و تدوین میں ہم سے کوتاہی ہو گئی ہو تو ہمیں مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی درستی ہو سکے۔

آخر میں ہم آپ سے جعفریہ کونسل کے ساتھ تعاون کی درخواست کرتے ہیں۔

خداوند کریم ہم سب کو مذہب اہلبیتؑ پر ثابت قدم فرمائے، بحق النبیؐ و آلہ الاطہارؑ۔

والسلام

طالب دعا

سکریٹری نشرواشاعت

جعفریہ کونسل ضلع اسلام آباد

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم ۝ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۝ الحمد للہ رب العالمین و الصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین ابی القاسم محمد وآلہ الطیبین وصحبہ المنتجبین اما بعد فقد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان الحسین ؑ مصباح الھدیٰ و سفینۃ النجاۃ۔

یہ ہماری ذمہ داری اور شرعی وظیفہ تھا جو ہم نے ادا کیا۔ جو کلماتِ تشکر حجۃ الاسلام والمسلمین شیخ محمد عسکری صاحب اور برادر مسعود مہدی صاحب نے کہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ ان کی ضرورت نہیں تھی کیونکہ یہ ہر شیعہ اور محب اہلبیت ؑ کا فرض ہے اور ہم بھی اپنا فریضہ سمجھ کر یہاں حاضر ہوئے ہیں۔

میں یہ عرض کروں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث ہے کہ حسین ؑ ابن علی ؑ ہدایت کے چراغ ہیں اور نجات کی کشتی ہیں۔ حسین ؑ ابن علی ؑ صرف ایک شخصیت ہی کا نام نہیں بلکہ ایک مکتبِ فکر کا نام ہے۔ حسین ؑ ابن علی ؑ ایک سوچ اور ایک لائحہ عمل کا نام ہے۔ میں زیادہ وقت نہیں لوں گا، تمہیداً چند جملے عرض کر رہا ہوں۔ حسین ؑ ابن علی ؑ نے کربلا میں جو درس ہمیں دیا ہے وہ پیغمبر اکرم ؐ کی سیرت کی عملی تفسیر ہے۔ پیغمبر اکرم ؐ کا عمل، حضور ؐ کا کردار اور شریعت اگر دیکھنی ہو تو حسین ؑ ابن علی ؑ کے عمل میں ہمیں دیکھنا ہوگی۔ اسی حوالے سے میں عرض کروں گا کہ ہمارے لئے شریعت وہ قابلِ قبول ہوگی جو حسین ؑ ابن علی ؑ کے عمل سے، جو حسین ؑ ابن علی ؑ کے کردار سے مطابقت رکھتی ہو۔ اسی لئے ہم یہ سمجھتے ہیں کہ ہر وہ شریعت بل اور ہر وہ شرعی قانون جس کی تصدیق حسین ؑ ابن علی ؑ کے عمل اور کردار سے نہ ہوتی ہو وہ ہمارے لئے قابلِ قبول نہیں ہے۔ وہ لوگ جو حسین ؑ ابن علی ؑ کے کردار، وہ لوگ جو حسین ؑ ابن علی ؑ کے عمل اور ان کے قیام کو تسلیم نہیں کرتے، وہ لوگ جو حسین ؑ ابن علی ؑ کے قیام کے سلسلے میں ہونے

والی عزاداری کے سامنے رکاوٹیں کھڑی کرتے ہیں ہمارے لئے ان کا شریعت بل قابلِ قبول نہیں ہے۔

حسینؑ ابن علیؑ نے جو درس کربلا میں دیا ہے وہ ایک آفاقی درس ہے۔ وہ ایک عالمی اور ایک انسانی درس ہے کسی محدود مکتبِ فکر اور محدود سوچ رکھنے والے لوگوں کے لئے درس نہیں ہے بلکہ پوری دنیائے انسانیت کے لئے ہے۔ حسینؑ ابن علیؑ نے یہ فرمایا کہ مجھ جیسا شخص یزید جیسے شخص کی بیعت نہیں کر سکتا۔ (مثلی لا یبایع مثلہ) حسینؑ ابن علیؑ نے یہ نہیں کہا کہ میں یزید کی بیعت نہیں کر سکتا بلکہ یہ فرمایا کہ مجھ جیسا شخص یعنی وہ شخص جو مجھ جیسی سوچ رکھتا ہو، میرے جیسا کردار رکھنے والا ہو، میرے جیسا عمل اور سیرت رکھنے والا ہو، کبھی بھی یزید جیسی سوچ رکھنے والے شخص، یزید جیسا عمل رکھنے والے شخص، یزید جیسے کردار رکھنے والے شخص کی بیعت نہیں کر سکتا۔ حسینؑ ابن علیؑ نے ایک سوچ دی ہے کہ قیامت تک آنے والے لوگ دو قسم کے ہوں گے۔ ایک وہ لوگ ہوں گے جن کا کردار یزید جیسا ہوگا، جن کی فکر یزید جیسی ہوگی، جن کی سوچ یزید جیسی ہوگی اور دوسرے وہ ہوں گے جن کی سوچ کا مرکز، جن کے عمل کا سرچشمہ حسینؑ ابن علیؑ کا عمل ہوگا جن کے کردار کا سرچشمہ حسینؑ ابن علیؑ کا کردار ہوگا۔ یہ دونوں لوگ آپس میں کبھی بھی نہیں مل سکیں گے۔ اس حوالے سے حسینؑ ابن علیؑ نے ایک بیداری دی، لوگوں کو ایک شعور دیا، انسانیت کو شعور دیا۔ اس لئے تو حضرتؑ نے یہ فرمایا تھا حق لعین کو کہ۔ اگر تم پیغمبر اکرمؐ کو پیغمبر خدا تسلیم کرتے ہو، اگر اپنے کو کلمہ گو کہلواتے ہو تو اس روئے زمین پر میرے علاوہ کسی نبی کا نواسہ موجود نہیں میں وہ واحد شخصیت ہوں جو ایک پیغمبرؐ کا نواسہ ہوں، میرا احترام تم پر واجب ہے۔ پھر فرمایا کہ اگر تم کسی دین کے قائل نہیں ہو، تم پیغمبر اکرمؐ کو نمائندہ الٰہی

نہیں مانتے ہو، اگر تم آخرت پر عقیدہ نہیں رکھتے ہو تو پھر کم از کم دنیا میں آزاد مرد بنو۔ آزادی کا درس تو سیکھو، اپنے آپ کو آزاد تو بناؤ۔ حسینؑ ابن علیؑ نے آزادی کا درس دیا۔ حسینؑ ابن علیؑ نے یہ درس دیا کہ جبر کے سامنے کبھی نہیں جھکنا۔ حسینؑ ابن علیؑ نے یہ درس دیا کہ اپنے آپ کو آزاد رکھنا۔ یہ درس صرف شیعوں کے لئے نہیں یہ درس حسینؑ ابن علیؑ کے ساتھیوں کے لئے نہیں تھا بلکہ یہ پوری دنیائے اسلام کے لئے درس ہے۔ یہ پوری دنیائے انسانیت کے لئے درس ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حسینؑ ابن علیؑ کی شہادت کے بعد جتنی بھی تحریکیں دنیا میں چلیں چاہے وہ دنیائے اسلام کے اندر ہوں یا دنیا کی دیگر آزادی کی تحریکیں روئے زمین پر کہیں بھی چلیں سب نے حسینؑ ابن علیؑ کے قیام سے درس لیا ہے، سب نے کربلا سے درس لیا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آج چودہ سو سال بعد ایک ملّت نے، ایک قوم نے جس نے حسینؑ ابن علیؑ کے قیام سے، حسینؑ ابن علیؑ کی فکر سے، حسینؑ ابن علیؑ کی تحریک سے درس لیا اور ڈھائی ہزار سالہ شہنشاہیت کا تختہ الٹ کر ایک اسلامی حکومت قائم کر دکھائی۔ میں یہ کہتا ہوں کہ حسینؑ ابن علیؑ کے ماننے والوں کے لئے یہ ایک فخر ہے، یہ ایک سعادت ہے۔ یہ سعادت صرف شیعوں کو ملی کہ چودہ سو سال بعد روئے زمین پر انہوں نے ایک اسلامی حکومت قائم کی اور اسلامی حکومت بھی ایسی کہ جس نے حسینؑ ابن علیؑ کے کردار سے درس لیا، جس نے کربلا سے درس لیا، جس نے آزادی کا درس حسینؑ ابن علیؑ سے لیا، جس کا انہوں نے اعلان کیا کہ نہ ہم مشرق کے ساتھ وابستہ ہیں، نہ ہم مغرب کے ساتھ وابستہ ہیں۔ بس یہی قصور ہے ہمارا، یہی جرم ہے شیعوں کا کہ چودہ سو سال کے بعد انہوں نے کربلا کی بیداری سے درس لیتے ہوئے ایک اسلامی حکومت کو اس کی حقیقی شکل میں

لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ قرآن کی حکومت ایک خطۂ زمین پر قائم کی۔

دنیا میں جتنے بھی انقلاب آئے ہیں وہ سب کے سب کسی نہ کسی طاقت سے وابستہ ہیں جب بھی کوئی انقلاب آیا ہے وہ وابستہ ہوتا ہے مشرق کے ساتھ یا مغرب کے ساتھ۔ اب بھی دنیا میں ڈرامے رچائے جا رہے ہیں جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ عراق نے کویت پر قبضہ کر لیا۔ یہ قبضہ امریکہ کی مرضی کے بغیر نہیں ہوا۔ یہ امریکہ کے اشاروں پر قبضہ ہوا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس کا بیڑہ ابھی تک آ رہا ہے جیسے (۱۹۷۱ء کی جنگ میں) پاکستان کے لئے اس کا بیڑہ چلا ہوا تھا۔ وہاں بھی اس کا بیڑہ ابھی تک حرکت میں ہے اور اس نے اس کی مذمت بھی کی ہے لیکن یہ سب امریکہ کی مرضی کے بغیر نہیں ہوا۔ ظاہر ہے کل جب امریکہ کہے گا کہ تم اس سے نکل جاؤ تو وہ وہاں سے نکل جائے گا پھر عرب کی تیل کی تمام دولت اور کویت کی پوری کی پوری دولت امریکہ کے قبضے میں ہو گی، امریکہ کی ملکیت میں ہو گی۔ یہ سارا ڈرامہ امریکہ کے کہنے پر رچایا گیا ہے۔

میں عرض کر رہا تھا کہ دنیا میں جتنے بھی انقلاب آئے ہیں وہ یا تو مشرق کے ساتھ وابستہ ہوتے ہیں یا مغرب کے ساتھ۔ لیکن یہ واحد انقلاب تھا جو نہ مشرق کے ساتھ وابستہ تھا نہ مغرب کے ساتھ وابستہ تھا۔ یہی وجہ تھی کہ دنیا کی پوری طاقتیں اور پوری قومیں اس انقلاب کے خلاف ہوئیں، سازشیں اس انقلاب کے خلاف ہوتی رہیں۔ سب سے بڑی سازش یہی ہوئی کہ جسے آپ کہتے ہیں ثقافتی یلغار۔ ویسے تو انقلاب کو ختم کرنے کے پہلے حملہ کیا گیا اور انقلابی فکر کو ختم کرنے کے لئے ایک ثقافتی حملہ پوری دنیا بھر میں شروع کیا۔ امریکی سامراج نے ایک ثقافتی حملہ شروع کیا۔

یہ لوگ جو آج شیعوں کے خلاف غلیظ زبان استعمال کرتے ہیں، مگر وہ فتوے شیعوں کے خلاف دے رہے ہیں یہ لوگ پہلے کہاں تھے؟ آج سے پہلے شیعوں کی کتابیں موجود نہیں تھیں؟ کیا اس سے پہلے شیعہ موجود نہیں تھے؟ کیا اس سے پہلے شیعہ عقائد و

نظریات موجود نہیں تھے ؟ کیا وجہ ہے کہ اس دور میں خصوصاً شیعوں کے خلاف ایک مہم کیوں شروع کی گئی ہے ؟ یہ کس کے اشارے پر شروع ہوئی ہے ؟ ہم نے گزشتہ ادوار میں جس مخلصانہ انداز میں اتحاد بین المسلمین کے لئے کام کیا ہے ایسا کسی نے بھی نہیں کیا۔ شہید علامہ حسینی رؒ نے پوری زندگی اتحاد کے لئے وقف کر دی۔ ہم سمجھتے ہیں کہ وہ اتحاد بین المسلمین ہی کے راستے میں شہید ہوئے اور ہم نے ان کے مشن کو آگے بڑھاتے ہوئے ایک اعلامیہ وحدت پر دستخط کئے۔ آپ جانتے ہیں کہ پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہر القادری صاحب کے ساتھ ہم نے برصغیر میں پہلی دستاویز ہے جس پر دستخط کئے ہیں۔ آپ اس کا مطالعہ کریں، اس کو پڑھیں۔ ہم نے مشترکہ عقائد اور ایک دوسرے کے عقائد کے سلسلے میں دس نکات پر دستخط کئے ہیں۔ اعلامیہ وحدت میں ہم نے وہ عقائد بتائے ہیں جو شیعہ سنی دونوں کے درمیان مشترک ہیں۔ شیعہ اور سنی ان دونوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ ایک دوسرے کے عقائد کے احترام کا ہم نے عہد کیا ہے۔ لیکن اس کے باوجود ایک مہم ہے جو ہمارے خلاف جاری ہے۔ یہ ایک بہت بڑی سازش بھی اور ہے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ وہ ہمیں ان بازاری لوگوں کے ساتھ الجھائیں یہ لوگ جو بازاری زبان استعمال کرتے ہیں، یہ لوگ جو بازاری لہجہ استعمال کرتے ہیں، یہ لوگ جن کا انداز فکر بازاری ہے، یہ لوگ جنہوں نے مسجدوں کو دہشت گردی کا اڈا بنایا ہوا ہے۔ حالانکہ مسجد تو دہشت گردی کے لئے نہیں ہے بلکہ یہ تو وحدت کے لئے ہے، مسجد تو اتحاد کے لئے ہے، مسجد تو الفت و وحدت کے لئے اور محبت پیدا کرنے کے لئے ہے۔

وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖٓ اِخْوَانًا (آل عمران آیت ۱۰۳)

خدا کی نعمت کو یاد کرو جب تم آپس میں دشمن تھے اور پیغمبرؐ کے ذریعے خدا نے

تمہارے دلوں کو جوڑ دیا، تمہارے دلوں کے اندر محبت و الفت پیدا کر دی۔

پیغمبرؐ دلوں کو جوڑنے آئے تھے۔ پیغمبرؐ دلوں کے اندر محبت و الفت پیدا کرنے آئے تھے۔ پیغمبرؐ نے یہ درس دیا تھا کہ مسجدیں مسلمانوں کے دلوں کے جوڑنے کے لئے ہیں۔ اب بتلائیے، جو مسلمانوں کے دلوں کو توڑتے ہیں کیا وہ پیغمبرؐ کی سیرت پر عمل کر رہے ہیں؟ مسجدوں کو غلط استعمال کر رہے ہیں، مسجدوں کو دہشت گردی کا اڈا بنایا ہوا ہے۔ اور یہ سمجھتے ہیں کہ صرف یہی لوگ اسلحہ استعمال کر سکتے ہیں اور کوئی اسلحہ استعمال کرنے کی جرأت نہیں رکھتا ایسی بات نہیں ہے ہم سمجھتے ہیں کہ چونکہ ہمیں اپنے مقام سے گرا کر، ہم جو مشن لئے پھرتے ہیں، ہم نے جو پیغام اپنے سامنے رکھا ہے، ہم نے جو لائحہ عمل ملتِ مسلمہ کو دینا ہے، وحدت کا لائحہ عمل، ایک عادلانہ نظام کا لائحہ عمل، ایک بہتر نظام کا لائحہ عمل اس سے ہٹانے کے لئے ان بازاری لوگوں کے ساتھ الجھانے کے لئے یہ سازش کی جا رہی ہے ہمیں اپنے راستے سے منحرف کرنے کے لئے یہ سازش کی گئی ہے۔

اور پھر اس کے بعد یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اس ملک کے اندر فتنہ و فساد پیدا کریں اور فتنہ و فساد پیدا کر کے مسلمانوں کے اندر جو اتفاق کی صورت ہے اس کو پارہ پارہ کر دیں۔ مسلمانوں کے اندر جو انقلابی فکر پیدا ہوئی ہے۔ مسلمانوں کے اندر جو شعور اور بیداری پیدا ہوئی ہے اس کو ختم کریں۔ یہ امریکی سازش ہے، یہ سامراج کی سازش ہے کہ لوگوں کے اندر جو اس وقت بیداری ہے اپنے حقوق حاصل کرنے کے لئے، ظلم کے خلاف قیام کے لئے، جبر کے خلاف قیام کے لئے ایک پلیٹ فارم پر متحد ہو رہے ہیں، ایک عادلانہ نظام کے قیام کے لئے متحد ہو رہے ہیں اس سے لوگوں کو ہٹایا جائے۔ یہ بہت بڑی سازش تھی اور پھر چونکہ محرم آنے والا تھا اس حوالے سے ہم نے صبر و تحمل سے کام لیا۔ ورنہ ہم ان لوگوں کا علاج جانتے ہیں اور

ان کا علاج بآسانی ہو سکتا ہے۔ لیکن ہم سمجھتے ہیں کہ ہمیں اس سازش سے نمٹنا ہے۔
ہم نے مختلف حوالوں سے حکومتوں کو متوجہ کیا ہے لیکن آپ جانتے ہیں کہ اس
ملک کے اندر کوئی حکومت نہیں ہے۔ اس ملک کے اندر کوئی قانون نہیں ہے۔ البتہ
کچھ حقائق اس محرم کے اندر آپ کے سامنے آئے کہ اگر انتظامیہ، اگر حکومت اپنی
ذمہ داری سنبھال لے، اگر قانون کی گرفت مضبوط کی جائے تو اس ملک کے اندر فتنہ
و فساد کی جڑ ختم کی جا سکتی ہے۔ اس محرم میں یہ بات ثابت ہوئی۔ لیکن آپ جانتے
ہیں کہ مختلف جگہوں پر جہاں بھی جلوس نکلتے ہیں، مظاہرے ہوتے ہیں، غلیظ
زبان استعمال ہوتی ہے، مکروہ قسم کے فتوے دیئے جاتے ہیں، لوگ قانون کو
اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں ان کو کوئی روکنے والا نہیں۔ ہم اس ملک کے شہری ہیں
ہمارے حقوق ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اس ملک میں عزاداری کے جلوس کے لئے
لائسنس کی ضرورت نہیں۔ یہ ملک، یہ گلیاں، یہ سرزمین پاکستان پر ہمارا حق ہے
کیونکہ ہم پاکستان کے برابر کے شہری ہیں۔ یہ اور بات ہے کہ انتظام کے سلئے،
بہتر نظم و نسق کے لئے ہم نے لائسنس کی پابندیاں قبول کی ہیں، لیکن شہری
ہونے کے حوالے سے، دستور کے حوالے سے، اخلاقی حوالے سے، انسانی
حوالے سے ہم آزاد ہیں اور ہمیں اپنی آزادی سے فائدہ اٹھانے کا حق حاصل
ہے لیکن اس کے باوجود کچھ لوگ ہماری آزادی کو کچلنے کے لئے، ہماری آزادی کا
راستہ روکنے کے لئے، ہمارے حقوق پر ڈاکہ ڈالنے کے لئے اسلحہ استعمال کرتے ہیں،
غلیظ زبان استعمال کرتے ہیں، مکروہ قسم کے فتوے دیتے ہیں لیکن ان کو کوئی
روکنے والا نہیں۔ اب آج کے بعد ہم یہ اعلان کرتے ہیں کہ اگر اس کو قانون کے
ذریعے نہ روکا گیا، اگر انتظامیہ نے ان کو نہ روکا تو پھر ہم خود ان کو روکنے کی
صلاحیت رکھتے ہیں۔ ہم نے اس محرم کے سلسلے میں تاکہ پرامن گزرے، تاکہ

کسی سازش کا شکار نہ ہوں، تاکہ مسلمانوں کی وحدت اور اتحاد پارہ پارہ نہ ہو اسی لئے صبر کیا ہے، لیکن صبر کی بھی حد ہوتی ہے۔ ہم اپنے بارے میں تو گالیاں برداشت کر سکتے ہیں، مجھے ذاتی طور پر کوئی گالی دے تو میں برداشت کر سکتا ہوں لیکن مذہب اہلبیت[ع] کے لئے، شیعہ مذہب کے لئے جو اہلبیت علیہم السلام کا مذہب ہے، یہ ناممکن ہے کہ اس کے بارے میں کسی قسم کی گالی برداشت کریں۔ یہ اہلبیت علیہم السلام کا مذہب ہے، یہ اہلبیت علیہم السلام کا مشن ہے، اہلبیت علیہم السلام کا لائحہ عمل ہے، ان کا دیا ہوا دستور العمل ہے، اس کے خلاف جو زبان استعمال ہوگی تو ہم واشگاف الفاظ میں کہتے ہیں کہ ہم وہ زبان گدی سے کھینچ دیں گے اور ہم اس بات کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت یہ جو صورت حال ہے، جو جلوس نکلا اور اس جلوس پر جو فائرنگ ہوئی ہے یہ ان کو حق نہیں پہنچتا تھا۔ یہ ہمارا دستوری، بنیادی، آئینی اور اسلامی حق ہے۔ اس کے سامنے کسی کو حق حاصل نہیں کہ وہ جلوس کے سامنے رکاوٹ بنے لہٰذا جن لوگوں نے جلوس پر فائرنگ کی ہے اور بے گناہ لوگوں کو زخمی کیا ہے ہم یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ ان لوگوں کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔

میں آپ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ آپ اپنے آپ کو منظم کریں۔ اپنے آپ کو متحد رکھیں۔ اتحاد سے قوت ہوتی ہے۔ وحدت سے قوت ہوتی ہے۔ افواہوں پر کان نہ دھریں۔ اپنی اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ اپنے اندر متحد ہو کر اپنے احتجاج کو جس حوالے سے، جس طریقے سے مقامی حضرات اس احتجاج کو جاری رکھنا چاہتے ہیں اسی طریقے پر اس احتجاج کو جاری رکھیں جب تک

کہ مجرم اپنے کیفر کردار تک نہیں پہنچ جاتے اور آپ یہ عزم کرلیں کہ آئندہ ہمارے جلوسوں کے سامنے، عزاداری کی رسوم کے سامنے، ہماری تقریبات کے سامنے کوئی بھی رکاوٹ ہو تو آپ خود جیسا بھی ہو اس رکاوٹ کو دور کریں اور کبھی انتظامیہ اور حکومت پر بھروسہ کرنے کی ضرورت نہیں۔ میں اسی پر اکتفا کرتا ہوں۔

میں ان نوجوانوں کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے سیّد الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام کے واسطے یہ قربانی پیش کی اور آپ حضرات کا بھی شکر گزار ہوں کہ آپ نے انتہائی جوش و جذبے کا اظہار فرمایا۔ اسی جوش و جذبے کو برقرار رکھیئے اور اسی وحدت و اتحاد کو برقرار رکھیئے تاکہ اپنے مقاصد کو اور اپنے عزائم کو حاصل کرسکیں۔ والسلام

خطاب

قائد ملّتِ جعفریہ نمائندہ ولی فقیہ

حجت الاسلام والمسلمین علامہ سید ساجد علی نقوی مدظلہ العالی

مسجد امامیہ واہ کینٹ ضلع راولپنڈی

۵ اگست ۱۹۹۰ء